REGD. No. L. 5259

49

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۶ نبوت ۱۳۳۶ ہش ۱۶ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۷۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے "طبیعت ابھی ناساز ہی ہے"۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے [illegible] لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۵ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت درد نقرس کے باعث تاحال ناساز ہے۔ تکلیف کی وجہ سے گزشتہ رات بے چینی میں گزری۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کا پچھلے دنوں میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب مکرم مولوی صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مشرقی پاکستان میں عنقریب وائرلیس ٹرانسمیٹروں کا ایک وسیع سلسلہ قائم کیا جائیگا

بارشوں اور سیلاب کے دنوں میں مواصلات کے نظام کو بحال رکھنے کیلئے ایک ضروری قدم

میمن سنگھ ۱۵ نومبر۔ حکومت مشرقی پاکستان میں ہائی فری کوئنسی کے وائرلیس ٹرانسمیٹروں کا ایک جال بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاکہ برسات اور سیلاب کے دنوں میں مواصلات کے نظام میں جو رکاوٹیں پڑتی ہیں انہیں دور کیا جاسکے۔ اس امر کا انکشاف مرکزی وزیر مواصلات جناب مصباح الدین احمد نے کل یہاں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا سیلابوں اور بارشوں کے دنوں میں ٹیلیفون اور ٹیلیگراف وغیرہ کے سلسلے منقطع ہوجانے سے مواصلات کے نظام میں جو گڑبڑ پیدا ہوتی ہے۔ وائرلیس ٹرانسمیٹروں کا وسیع سلسلہ قائم ہوجانے سے بہت حد تک اس کا تدارک ہوسکے گا۔ اور آئندہ اتنی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا جتنا کہ اب کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس سلسلہ میں ضروری سامان بیرونی ملکوں سے منگوانے کے لئے آرڈر دے دیئے گئے ہیں۔

دوران تقریر میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت مشرقی پاکستان میں ریلوں کے نظام کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ بعض انتظامات مکمل ہونے پر ریل گاڑیوں کی رفتار میں دس سے بیس میل فی گھنٹہ تک اضافہ کر دیا جائے گا۔ اور لوگ زیادہ سہولت اور آرام سے سفر کرسکیں گے۔

— ماسکو ۱۰ نومبر۔ کل روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن نے پاکستانی وزیر جناب عبدالعلیم سے ملاقات کی۔ وہ روسی انقلاب کی ۴۰ ویں سالگرہ کی تقریبات میں پاکستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔

صدر سکندر مرزا آج سے اسپین کا سرکاری دورہ شروع کر رہے ہیں

آپ کا دورہ ایک ہفتہ تک جاری رہے گا میڈرڈ میں استقبال کی زبردست تیاریاں

میڈرڈ ۱۵ نومبر۔ صدر سکندر مرزا اسپین کے سرکاری دورے پر آج لزبن سے میڈرڈ پہونچ رہے ہیں۔ آپ کا یہ دورہ ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ میڈرڈ پہنچنے پر آپ کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔ وہاں آپ کو خوش آمدید کہنے اور آپ کا خیر مقدم کرنے کے لئے استقبال کی وسیع پیمانے پر تیاریاں کی گئی ہیں۔ میڈرڈ کی سڑکوں پر جہاں سے صدر سکندر مرزا کا جلوس گزرے گا اسپین اور پاکستان کے جھنڈے ایک ساتھ لگائے گئے ہیں اور شہر کو بڑے سلیقہ سے سجایا گیا ہے۔ اسپین کے سربراہ مملکت جنرل فرانکو میڈرڈ کے ہوائی اڈے پر صدر سکندر مرزا کا استقبال کریں گے۔ صدر سکندر مرزا چار دن اسپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں رہیں گے۔ اور باقی تین دن اسپین کے دوسرے شہروں میں گزاریں گے۔

مصنوعی سیارے چھوڑنے کی دوڑ اور برطانیہ

لنڈن ۱۵ نومبر۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن نے کہا ہے کہ مصنوعی سیارے چھوڑنے کے سلسلہ میں روس اور امریکہ میں جو دوڑ جاری ہے۔ برطانیہ اس میں حصہ لینے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

شاہ سعود اور شاہ فیصل کی اپیل

ریاض ۱۵ نومبر۔ سعودی عرب کے شاہ سعود اور عراق کے شاہ فیصل نے مصر اور شام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس پروپیگنڈے کو بند کرائیں جو آجکل ان کے اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ اردن کے خلاف کیا جارہا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ تونس کو اسلحہ فراہم کرینگے

واشنگٹن ۱۵ نومبر۔ امریکی محکمہ دفاع نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے دفاعی اغراض کے لئے تونس کو اسلحہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مخلوط طریق انتخاب کے حق میں

جناب سہروردی کا بیان

ڈھاکہ ۱۵ نومبر۔ سابق وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کل یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر مخلوط طریق انتخاب کی بجائے جداگانہ طریق انتخاب رائج کیا گیا۔ تو ایسے انتظامات پر برا اثر پڑے گا۔ جو مشرقی اور مغربی پاکستان میں مفاہمت اور خیر سگالی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے کئے گئے ہیں۔

نیپال کے وزیر اعظم مستعفی ہوگئے

کھٹمنڈو ۱۵ نومبر۔ ایک اطلاع کے مطابق نیپال کے وزیر اعظم مستعفی ہوگئے ہیں۔ اور شاہ نیپال نے ان کا استعفاء منظور کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک کا نظم و نسق میں خود سنبھالوں گا۔

دولت مشترکہ کا پارلیمانی وفد لاہور روانہ ہوگیا

کراچی ۱۵ نومبر۔ دولت مشترکہ کا پارلیمانی وفد کل صبح حیدرآباد گیا اور شام کو کراچی آگیا۔ وفد آج صبح لاہور روانہ ہوگیا ہے۔ جہاں سے وہ پشاور جائے گا۔

— میمن سنگھ ۱۵ نومبر۔ کل یہاں ایک جلسہ عام میں قرارداد منظور کی گئی جس میں جداگانہ طریق انتخاب رائج کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۵۵ء

وہی رفتار.....

جب کوئی احراری ذہنیت کا آدمی "امن پرستی" پر تقریر یا تحریر کرتا ہے۔ تو انسان پہلے حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ کہ یا الٰہی یہ کیا انقلاب ہوا۔ یہ ذہنیت اور امن پرستی پانی اور آگ کا میل کس طرح ممکن ہے۔ لیکن یہ حیرت زیادہ دیر تک نہیں رہتی۔ جلد ہی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ع

دہر میں کیا کیا ہوتے ہیں انقلابات عظیم
آسماں بدلا زمیں بدلی نہ بدلی خوئے دوست

یہی حالت ہماری اس وقت ہوئی جب ہم نے جناب قیصر مصطفےٰ ایڈووکیٹ کا ایک مضمون دوسرے تہرے عنوانات کے ساتھ ہفت روزہ "اقدام" کی اشاعت ۱۰/۱۱/۵۵ میں دیکھا۔ عنوانات حسب ذیل ہیں۔

"کامل مذہبی آزادی کا مفہوم"
"شیعہ سنی مناقشات کا اثر ملکی سالمیت پر"
"حکومت مغربی پاکستان کے حکمنامہ پر تنقید"

یہ تین دلکش عنوانات اور مضمون نگار جناب قیصر مصطفےٰ ایڈووکیٹ کا نام نامی دیکھ کر ہمیں حیرت افزا خوشی ہوئی کہ آخر کار ان اصحاب کی ذہنیت میں تبدیلی ہو گئی ہے خاصکر اس لئے بھی کہ یہ مضمون ہفت روزہ "اقدام" جیسے موقر جریدہ میں شائع ہوا ہے۔ یقیناً کوئی معجزہ واقعہ ہوا ہے۔

افسوس ہے کہ ہماری یہ خوشی دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ مضمون پڑھنے سے معلوم ہوا کہ مضمون نگار کو اس بات کی از حد شکایت ہے۔ کہ حکومت نے اپنے کسی حکمنامہ میں کامل مذہبی آزادی پر کیوں زور دیا ہے۔ اور اس میں شیعوں کا ذکر خاص طور پر کیوں ہوا ہے۔ مضمون نگار کو اعتراض یہ ہے کہ کامل مذہبی آزادی کا تصور ہی غلط ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"دنیا کے کسی آئینی جمہوری یا اسلامی نظریہ کے تحت پوری مذہبی آزادی کا مفہوم تا حال معرض وجود میں نہیں آیا۔ نہ ہم نے اس مفہوم کو عمل میں پایا۔ نہ ہی ہم نے اسے کسی تحریر میں دیکھا۔ اور بالفاظ دیگر اندھا دھند بے لگام اور سماج کی قیود سے آزاد کوئی آزادی نہیں ہو سکتی۔ آزادی اور پابندی دونوں لازم ملزوم الفاظ ہیں۔ دنیا میں ایک شخص کی پابندی دوسرے کی آزادی ہوتی ہے۔ اور دوسرے کی پابندی پہلے شخص کی آزادی ہوتی ہے۔ اور دنیا میں مذہبی یا سماجی اصول اور اچھے نظریات مناسب پابندیوں کے بغیر برقرار نہیں رہ سکتے۔

آئین پاکستان میں کوئی بھی ایسی آزادی نہیں جسے "پوری آزادی" قرار دیا جا سکے۔ بلکہ آئین پاکستان کے مطابق یہ آزادی محدود ہوتی ہے۔ اور ہر درخواست پر ہر شخص ہر فرقہ اور ہر جماعت کے افراد کو ہر گلی ہر کوچہ اور ہر قریہ میں ہر وقت پوری مذہبی آزادی کے نام سے جلوس نکالنے کی اجازت دینے کا منشاء آئین پاکستان کے حصہ دوم کے آرٹیکل ۱۸ کے مطابق ہر شہری کو یہ حق ہے کہ وہ اپنا مذہب رکھے۔ اور اس پر عمل کرے۔ اور اس کا پروپیگنڈہ کرے۔ اسے مذہبی ادارے قائم کرنے اور انتظام کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ تمام فرقوں اور جماعتوں کو تمام گلی کوچوں میں جہاں اور جب چاہیں مذہبی جلوس نکالنے کی پوری آزادی دینے کا مفہوم تو آئین پاکستان نے بھی کہیں بیان نہیں کیا۔ پھر مذہبی آزادی کے تمام تقاضے اسی صورت میں قابل عمل ہو سکتے ہیں۔ کہ امن عامہ اور اخلاق کے منافی نہ ہوں۔ لیکن جہاں ان سے مذہبی آزادی کے کسی حق کا استعمال امن عامہ کے منافی ہو تو اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اور متضاد مسائل کا توازن کئے بغیر اور مطابقت پیدا کئے بغیر کوئی آزادی قائم نہیں رہ سکتی۔ اور تمام فرقوں کو ایک دوسرے کے جذبات احساسات اور خیالات کا احترام ضروری ہے۔ لیکن آئین پاکستان میں کوئی ایسی آزادی نہیں کہ تمام فرقوں کو کھلی چھٹی دے دی جائے۔ کہ وہ جہاں چاہیں اور جب چاہیں۔ مذہبی جلوس نکالیں۔ جلوس خواہ نیا ہو یا پرانا دوسروں کے خیالات اور جذبات کا احترام کئے بغیر جو چاہیں کریں۔ میرے خیال میں یہ مذہبی آزادی نہیں۔ بلکہ مذہبی آزادی کا بھیانک بے پناہ تماشا ہے۔ اس حکمنامہ میں پوری آزادی کے لفظ کو غلط طور پر آئین پاکستان سے منسوب کیا گیا ہے"

(اقدام لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۵۵ء)

اب ہر ذی فہم انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ معترض کا اعتراض اس غلط فہمی پر مبنی ہے کہ حکومت نے اپنے حکمنامہ میں کامل مذہبی آزادی کا ذکر کیا ہے۔ تو شاید اس کا مطلب مادر پدر آزادی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے خود اشارہ کیا ہے۔ کامل مذہبی آزادی سے حکمنامہ کا مطلب اتنی ہی مذہبی آزادی ہو سکتا ہے۔ جتنی کہ دستور پاکستان میں دی گئی ہے۔ اور جتنی آزادی تمام جمہوری حکومتوں میں سے یو۔این۔او کے حقوق انسانی میں دی گئی ہے

اس اعتراض کی اصل وجہ یہ ہے کہ احراری ذہنیت کے مطابق کامل مذہبی آزادی کا صرف اتنا تصور ہے۔ کہ ان کے سوا کسی شخص کو اپنے عقائد کے اظہار کا حق حاصل نہیں ہے۔ ورنہ وہ ان کے جلسے جلوس درہم برہم کر دینگے اینٹیں اور پتھر چلائیں گے۔ اور عوام کو مشتعل کرنے والی شعلہ ناک تقریریں کریں گے۔ یہ ہے کامل مذہبی آزادی کا حق جو صرف انہی کو حاصل ہے۔ اور کسی کو اپنے عقائد کے جائز اظہار کا بھی حق نہیں۔ اور یہ مضمون اس لئے لکھا گیا ہے جیسا کہ پورا مضمون پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ نہ تو احمدیوں کو اپنے عقائد کے اظہار کا حق ہے۔ اور نہ شیعوں کو اور نہ کسی اور کو جو ان کے عقائد سے اختلاف رکھتا ہو۔

جہاں تک شیعوں کا تعلق ہے ہمیں ان کے مخصوص عقائد سے سخت اختلاف ہے۔ اور ان کی ماتمی رسومات کو سخت گمراہی اور غیر اسلامی فعل سمجھتے ہیں اور ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ وہ ان کو چھوڑ دیں۔ لیکن جب تک ان کے یہ عقائد ہیں۔ اس وقت تک دستور پاکستان کی مذہبی آزادی کی دفعات کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان کو کامل مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اور کوئی نہیں ہے۔ جو ان کے اظہار عقائد پر کوئی ایسی پابندی لگا سکے۔ جو دوسروں پر نہیں لگائی جا سکتی۔ اس لئے فاضل مضمون نگار کی حکومت کے حکمنامہ پر تنقید جانبدارانہ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اس مضمون سے اچھی طرح واضح ہے۔ ان کا خیال یہ ہے۔ کہ کسی فرقہ کو ان کے عقائد کے خلاف اپنے عقائد کے اظہار کا قطعاً کوئی حق نہیں۔ مذہبی آزادی کا مطلب وہ صرف اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ ان کو کسی قیمت پر ناراض نہیں کرنا ہوگا۔

حکومت کا یہ حکمنامہ جس پر فاضل مضمون نگار نے تنقید کی ہے۔ ہم نے نہیں دیکھا۔ اور نہ ہمیں اس کے متعلق کوئی علم ہے۔ لیکن اسی مضمون میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کوئی ایسا حکمنامہ جاری ہوا ہے چنانچہ لکھتا ہے۔

"پیشتر اس کے کہ میں سابقہ وزارت مغربی پاکستان کی کارروائی پر رائے زنی کروں۔ میں موجودہ وزارت مغربی پاکستان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ اور کیا ۸ جولائی ۱۹۵۵ء کو ہوم سکرٹری کو یہ ہدایت کی گئی تھی۔ کہ وہ سکرٹری مغربی پاکستان پشاور کو جو قبائل سے متعلق ہیں اور مغربی پاکستان کے کمشنروں اور انسپکٹر جنرل پولیس۔ مغربی پاکستان کو باخبر کریں کہ حکومت مغربی پاکستان مذہبی جلوسوں کے اجراء کی پالیسی پر جس میں محرم کے جلوس بھی شامل ہیں۔ نظر ثانی

(باقی صفحہ پر)

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی اپیل کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰی کی نوعیت کیا تھی

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری)

قسط دوم

مدیر پیغام صلح لکھتے ہیں کہ:۔

" آپ کا دعوٰی شروع سے آخر تک ایک ہی رہا ہے۔ یعنی دعوٰی مجددیت، مثیل مسیح یا مسیح موعود ہونے کا دعوٰی جو ۱۸۹۱ء میں آپ نے کیا اس کو خواہ مخواہ دعوٰی نبوت کے ہم معنے سمجھ لیا گیا "

ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوٰی شروع سے آخر تک ایک ہی تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ایڈیٹر صاحب پیغام اتنے حصہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں کہ حضرت اقدس کا دعوٰی شروع سے آخر تک ایک ہی تھا۔ اپنی تحریر کے دوسرے حصہ میں انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوٰی کیا تھا البتہ انہوں نے اس کا نام دعوٰی مجددیت۔ دعوٰی مثیل مسیح، دعوٰی مسیح موعودؑ بتلایا ہے اور آخری سطر میں یہ بھی اضافہ کر دیا کہ " اس کو خواہ مخواہ دعوٰی نبوت کے ہم معنی سمجھ لیا گیا "

اس جگہ اہم سوال یہ ہے کہ اس دعوٰی کو جو آپؑ نے شروع سے فرمایا تھا کس نے دعوٰی نبوت سمجھا اور کن معنوں میں دعوٰی نبوت سمجھا آیا اسے تشریعی نبوت اور مستقل نبوت سمجھا یا غیر تشریعی اور ظلی و بروزی و امتی نبوت سمجھا؟

یہ واقعہ ہے کہ مکفر علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت قرار دیا مگر بایں معنی کہ آپ قرآن شریف سے الگ ہو کر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے علیحدہ اپنی نبوت کا دعوٰی کرتے ہیں۔ ہمیں مسلم ہے کہ مکفرین کا یہ الزام جھوٹا تھا جھوٹا ہے۔ اور ہمیشہ جھوٹا ثابت ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی ایسا دعوٰی نہیں کیا۔ ایسے دعوٰی کا الزام محض بہتان اور افتراء ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دعوٰی کی پورے زور سے اور شد و مد سے اپنی کتابوں اور اشتہاروں میں تردید فرمائی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعوٰی فرمایا تھا اسے ظلی بروزی اور امتی نبوت کا دعوٰی آپ نے خود قرار دیا اور جہانتک اہل پیغام کا تعلق ہے وہ اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتے۔ یہی بات جماعت احمدیہ مانتی ہے۔ یعنی ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوٰی کو جس پر آپ اول سے آخر تک قائم رہے، ایک وقت میں امتی نبوت اور ظلی نبوت قرار دیا اور اسے محدثیت میں محدود ماننے سے انکار کر دیا! اور اپنے آپ کو زمرۂ انبیاء میں شمار فرمایا۔ ساری جماعت احمدیہ اوائل ۱۹۱۴ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی شان مانتی تھی۔ خود غیر مبائع اکابر بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے اور اس کا برملا اقرار کرتے تھے مگر مارچ ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ سے اختلاف کے نتیجہ میں وہ لوگ دور سے دور تر ہوتے گئے۔ اور انہوں نے رجعت قہقری اختیار کر کے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مقام محض ایک مجدد کا مقام ہے آپ کو امتی نبی کہنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے غیر احمدی ناراض ہوتے ہیں۔ گویا وہ حضرت مسیح موعودؑ کا کلیۃً انکار نہ کر سکے مگر آپ کے دعوٰی کو کم کر کے پیش کرنے میں اپنی عافیت سمجھی۔ اور اس پر جماعت سے علیحدگی کی بنیاد رکھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے والا انسان کبھی وہ رویہ اختیار نہیں کر سکتا جو غیر مبائع اصحاب نے اختیار کیا۔

غیر مبائعین سے جب سوال ہوتا ہے کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعوٰی فرمایا ہے تو وہ محض نفی میں جواب دیتے ہیں۔ حالانکہ ۱۹۰۱ء میں ایسا ہی جواب دینے والے ایک شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلطی پر قرار دیا تھا اور اس کی تردید اور اپنے دعوٰی کی نوعیت کی وضاحت کے لئے رسالہ " ایک غلطی کا ازالہ " نامی تحریر فرمایا تھا۔ اور اس رسالہ میں حضور لکھتے ہیں:۔

" جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اسی کا نام پا کر اس کے واسطہ سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور **کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا** بلکہ انہی معنوں میں خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا " (رسالہ ایک غلطی کا ازالہ)

اس عبارت میں انکار اور اقرار کی الگ الگ جہت بیان کر دی گئی ہے نفس دعوٰی کو ایک لحاظ سے نبوت نہیں کہا جائے گا۔ یعنی نبوت تشریعیہ اور نبوت مستقلہ کے اعتبار سے۔ اور نفس دعوٰی کو ایک لحاظ نبوت کہا جائے گا۔ یعنی امتی نبوت یا نبوت غیر تشریعیہ اور غیر مستقلہ کے اعتبار سے۔

میں نہیں سمجھتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور آپ کو اپنے دعوٰی میں صادق یقین کرنے والا شخص اس تشریح سے کیونکر انکار کر سکتا ہے؟

مدیر صاحب پیغام صلح نے حضرت مسیح موعودؑ کی ۱۸۹۱ء کی حسب ذیل تحریر پیش کی جو آپ نے معترضین کے جواب میں تحریر فرمائی تھی کہ:۔

" اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کی طرح **شریعت قرآنی کا پابند** ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالے کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے اور امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں "

مدیر پیغام صلح کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مثیل مسیح کے لئے غیر نبی ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ کو نبی قرار دینا آپ کی طرف خواہ مخواہ ایک غلط دعوٰی منسوب کرنا ہے۔ جواباً عرض ہے کہ اول تو پیش کردہ عبارت خود بتا رہی ہے۔ کہ اس جگہ جس نبوت کا ذکر یا انکار ہے وہ وہ نبوت ہے جس کا مدعی قرآنی شریعت کا پابند نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری جگہ خود تحریر فرمایا ہے کہ امت محمدیہ کے مسیح موعودؑ کے لئے شان نبوت کے ساتھ آنا لازمی تھا تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت عالیہ کی کسر شان لازم نہ آئے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

" دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی **شانِ نبوت** کے ساتھ آئے تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو " (نزول المسیح صفحہ ۳)

اس عبارت سے عیاں ہے کہ حضورؑ کے نزدیک یہ ضروری اور لازمی تھا کہ محمدی مسیح بھی اسی طرح شان نبوت کے ساتھ آئے جس طرح موسوی مسیح شان نبوت کے ساتھ آیا تھا۔

کیا غیر مبائعین کہہ سکتے ہیں کہ وہ صرف ۱۸۹۱ء کی عبارت پیش کردہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو مانتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری عبارت کو جو نزول المسیح سے اوپر درج ہوئی ہے نہیں مانتے؟ اگر وہ حضرت اقدس کی دونوں تحریروں کو درست مانتے ہیں اور احمدی کہلاتے ہوئے انہیں یہی موقف اختیار کرنا پڑے گا۔ تو پھر ان کا فرض ہے کہ ہر دو تحریرات میں تطبیق کی صورت پیدا کریں۔ کیونکہ بظاہر ہر دو عبارتیں ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ اول الذکر عبارت میں مسیح محمدی کے لئے شان نبوت کے ساتھ نہ آنا ضروری قرار دیا گیا ہے اور ثانی الذکر عبارت میں

مسیح محمدی کے لئے شان نبوت کے ساتھ آنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ غیر مبائع صاحبان بتائیں کہ ان کے نزدیک ان دونوں عبارتوں میں تطبیق کی کیا صورت ہے؟ ہمارے نزدیک ان میں تطبیق اسی طرح موجود ہے جس طرح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

عبارت بہا[illegible] واضح ہے خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دو زمانے آئے ہیں۔ ایک زمانہ وہ ہے جب آپ اپنے آپ کو غیر نبی اور حضرت مسیح ناصری کو نبی سمجھتے تھے۔ دوسرا زمانہ وہ تھا جب بارش کی طرح وحی کے ذریعہ آپ کو امتی نبی کا خطاب دیا گیا اور آپ کا پہلا عقیدہ تبدیل ہو گیا۔ یعنی آپ نے اپنے آپ کو بھی نبی قرار دیا اور اس تبدیلی کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے آپ اپنی فضیلت کو جزئی فضیلت قرار دیتے تھے۔ مگر بعد ازاں آپ نے اپنے آپ کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے

"تمام شان میں بہت بڑھ کر"

قرار دیا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اسی امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔"

(دافع البلاء صفحہ ۱۳)

اب غیر مبائعین بتائیں کہ انہیں کونسا راستہ پسند ہے۔ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری تحریرات کو مان کر احمدی کہلانا چاہتے ہیں یا آپ کی بعض تحریرات کی تکذیب کر کے گروہ مکذبین میں شامل ہونا چاہتے ہیں؟ ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ ابتداء سے آخر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نفس دعویٰ ایک ہی رہا ہے جس کے تین اجزاء تھے

(۱) کثرت سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ۔

(۲) کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع۔

(۳) خدا کی طرف سے نبی کا نام پانا۔

ان اجزاء کے مجموعہ کو پہلے آپ اس بناء پر کہ نبی کے لئے شریعت لانا اور مستقل نبوت پانا لازمی ہے محض محدثیت قرار دیتے تھے۔ لیکن بعد میں الہام الٰہی سے بتائے جانے کے بعد کہ نبی کے لئے شریعت لانا شرط نہیں اور نہ ہی مستقل ہونا ضروری ہے آپ نے خدا تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنے دعویٰ کے مجموعہ کو محض محدثیت قرار دینے سے انکار فرمایا اور اس کا نام امتی نبوت قرار دیا۔ پس یہ تعریف نبوت کی تبدیلی کا معاملہ ہے نہ کہ نفس دعویٰ کے تبدیل کرنے کا سوال۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ غیر مبائعین کے اہل قلم حضرات اپنے عوام کو مغالطہ دینے کے لئے ہمیشہ یہ لکھتے رہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام لگاتی ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے دعویٰ تبدیل کر دیا تھا۔ درحقیقت یہ ہمارے عقائد میں تحریف ہے۔ اور ہم پر غلط اتہام۔ ہم صرف اسی تبدیلی کے قائل ہیں جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھلے لفظوں میں تحریر فرمایا ہے۔ اگر یہ ہمارا جرم ہے تو ہمیں بسر و چشم اس کا اقرار ہے۔

آخر میں ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ غیر مبائعین کے مسلک کو اختیار کئے بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منوا نہیں سکتی۔ نبی تو کجا آپ کو راست باز انسان بھی نہیں منوا سکتی معلوم ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اپنے خیال میں آنکھوں کے اندھوں کو خطاب کر رہے ہیں۔ کیا غیر مبائعین کو نظر نہیں آتا کہ اختلاف کے بعد اس تنتالیس برس کے عرصہ میں کتنے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو امتی نبی تسلیم کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کی۔ کیا ان لوگوں کو ذرا بھی دکھائی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح سے یہاں اور دنیا کے گوشے گوشے میں جماعت احمدیہ کے مسلک پر لاکھوں انسانوں کو قائم کر رہا ہے۔ اور ادھر غیر مبائعین ہیں کہ پہلی مرغبہ کثرت کی بجائے روز بروز (۴) اقلیت میں تبدیل ہوتے جاتے ہیں اگر غیر مبائعین میں ہمت ہے۔ تو تنتالیس ۴۳ سال میں اپنے ہاں بیعت کرنے والوں کا مقابلہ ان ایک سال کے مبائعین سے ہی کر لیں جو سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست حق پرست پر سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ موازنہ کمیت اور کیفیت ہر طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ غیر مبائعین کس قدر اندھیرے میں ہیں۔ اے اللہ تو خود ہی ان کو ہدایت عطا فرما۔ آمین یارب العالمین۔

قادیان میں مالابار احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا قیام

(از زین العابدین صاحب انور سیکرٹری ایسوسی ایشن)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک پیغام میں (جو کہ جنوبی ہند کے احمدی احباب کے نام تھا) فرمایا تھا کہ:-

"میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ جنوبی ہند بہترین سرزمین ہے جس میں حق و صداقت کے بیج بوئے جا سکتے ہیں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے محترم مولوی عبداللہ صاحب فاضل مبلغ مالابار نے قادیان میں مقیم احمدی طلباء میں یہ تحریک کی کہ آپ وہاں ایک ایسی ایسوسی ایشن قائم کریں جس میں علاوہ اردو زبان میں [illegible] تقریری مشق کرنے کے اپنی مادری زبان میں بھی تقریری اور تحریری مشق کریں۔

چنانچہ جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی اجازت سے ہم نے اس ایسوسی ایشن کی بنیاد ۱۷ اگست سنہ ۱۹۵۶ء کو رکھی۔ اس کا سالانہ جلسہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۵۶ء کو ہوا۔ اس جلسے میں سات مختلف زبانوں عربی۔ اردو۔ ہندی۔ انگریزی۔ ملایالم تامل اور تیلوگو میں تقاریر ہوئیں۔

مؤرخہ ۵/۱۱ کو ایسوسی ایشن کا سہ ماہی اجلاس مسجد مبارک قادیان میں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں پانچ مختلف زبانوں اردو۔ تیلوگو۔ عربی۔ ملایالم۔ اردو اور اوڑیہ میں تقاریر علی الترتیب محمد عمر مالاباری عبدالسلام حیدرآبادی۔ محمد علوی مالاباری۔ عبدالسلام مالاباری۔ منور احمد بہاری اور بشیر الدین اڑیسوی نے کیں۔

صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں فرمایا کہ آپ لوگوں کا اس قدر دور دراز علاقوں سے آنا اور قادیان دارالامان میں اکٹھے ہو کر مختلف زبانوں میں تقاریر کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا بین ثبوت ہے

بالآخر دعا کے بعد جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ مسعود احمد صاحب رشید ریٹائرڈ ایس۔ ڈی کینال) اور والدہ محترمہ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دونوں کی صحت کیلئے دعا فرمائیں

میری ہمشیرہ فہمیدہ رشید نے اس سال بی اے کا امتحان دیا ہے۔ دوسری ہمشیرہ مسعودہ منصور کا لنڈن میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب امتحان میں کامیابی اور اپریشن کے کامیاب ہونے کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

(شیخ جمیل احمد رشید (آف جمیل جی برادرز ملتان چھاؤنی)

یہی وقت دین کی خدمت کا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے"

پس چاہیئے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ جب ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے ایک پیسے کے برابر بھی نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے۔ کہ میرا ان ہی میں پیوند ہے یعنی وہی لوگ خدا کے دفتر میں میرے مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں"۔

اے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں فنا ہو کر نیا آسمان اور نئی زمین بنانے والو!!! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے کہ وہ وقت آرہا ہے کہ جب سونے کے پہاڑ کے برابر خرچ کرنا اس وقت کے ایک پیسہ کے بھی برابر نہ ہوگا۔ پس اے مجاھدو!!! آگے بڑھو۔ اور اپنا عزیز مال اپنے مقدس امام کے قدموں میں پیش کر دو۔ تا دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہو جاؤ۔

ذیل میں چند مثالیں ان کی پیش کی جارہی ہیں۔ جن کے وعدے شاندار اور اضافہ کے ساتھ ہیں۔ اور انہوں نے اپنے اہل و عیال کو بھی اپنے ساتھ حسب فرمان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شامل فرمایا ہے۔ ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب فضل عمر ہسپتال تحریک جدید کے سال ۲۴ اور سال ۱۲ کا چندہ تحریک جدید معہ اہل و عیال اپنی طرف سے ۱۳۲/- دس فی صدی اضافہ سے محمودہ بیگم صاحبہ ۹۳/۸ دس فی صدی اضافہ سے عزیز مرزا مبشر احمد صاحب ۳۲/- مرزا مظہر احمد صاحب ۲۷/- عزیزہ امۃ الہٰی صاحبہ ۱۵/- عزیز مرزا عمر احمد صاحب ۱۵/- عزیز مرزا مظفر احمد صاحب ۱۰۹/- اضافہ سے کل ۳۲۱/۸ روپیہ پیش حضور ہیں۔ قبول فرما دیں۔ اور دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہوئے جلد از جلد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ افسوس ہے کہ بوجہ مصروفیات وعدہ جلد پیش نہ کر سکا

صاحبزادی سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ ۱۱۱/-۔ سید داؤد مظفر شاہ صاحب ۱۶۲ باوجود بعض مشکلات کے گذشتہ سال کا چندہ تحریک جدید اس کے ساتھ ارسال فرما دیا صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۷۵/- میاں عباس احمد خاں صاحب گذشتہ سال سے ۲۰/- روپیہ اضافہ سے ۵۹۵/- صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اپنا اور اپنی بیگم صاحبہ اور بچوں کا وعدہ اضافہ سے ۱۲۵/- کا۔ سیدہ طیبہ صدیقہ بیگم صاحبہ میاں مسعود احمد خاں صاحب ۵۱/۵/-۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں سے چوہدری محمد اعظم صاحب بی۔ ایس سی بی ٹی۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ دفتر اول و دوم ۱۵۹/۱ کا وعدہ نئے احباب کو شامل کرتے ہوئے ارسال فرماتے ہیں۔

چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی زراعتی کالج لائلپور سیکرٹری تحریک جدید اپنا وعدہ ۲۱۵/- حضور میں پیش کرتے اور جماعت لائلپور کی دفتر اول و دوم کی فہرست کل ۴۳۴۳/۴ و ۱۳۷۱/۸۶ پیش کر رہے ہیں۔ یہ پہلی قسط ہے۔ شیخ نبی بخش صاحب آف ڈیرہ نانک حال بدوملہی۔ حضور نے اخبار الفضل میں اعلان فرمایا ہے۔ کہ ہر احمدی جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے وعدے میں اپنی مرضی اور خوشی سے دس بیس یا تیس فی صدی اضافہ کرے حضور خاکسار دفتر اول سال ۲۴ میں اپنا وعدہ دوگنا کر کے ۲۵/- کا پیش حضور کرتا ہے خاکسار کی عمر اس وقت اسی سال ہے بڑھاپا ہے۔ حضور دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ سید محمد یعقوب شاہ صاحب گگو ضلع منٹگمری اپنا وعدہ ۷۵/- کا پیش حضور کرتے ہوئے اطلاع کرتے ہیں کہ فہرست تیار ہو رہی ہے۔ عنقریب جماعت کی فہرست پیش حضور ہوگی۔

بیشرو کی ضلع شیخوپورہ کی نئی جماعت ۵۴:- ہے۔ اس کے سیکرٹری چوہدری عبدالمجید صاحب ہیں۔ جنہوں نے اپنا وعدہ تو وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دیا ہے اس جماعت کے چوہدری مشتاق علی صاحب صدر نے اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا ہے۔ اور ماہوار آمد کا بھی خانہ پر کیا ہے اور وقت معین کر کے لکھا ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۵۸ء کو وعدہ کی سالم رقم جو ۵۶/- ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ داخل کر دیں گے۔

چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۳۶ گ ب ضلع لائلپور اپنی طرف سے ۷۵/-۔ اہلیہ صاحبہ ۸/- اور والدہ صاحبہ ۱۱/- وعدہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ ۹۴/- روپیہ مارچ میں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا مارچ میں چندہ جمع کرنے کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے۔

"اب الفضل اور تحریک جدید کے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اس اعلان کو بار بار پھیلائیں اور اس کی اشاعت کریں"۔ (باقی صفحہ پر)

ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہی ہمارے ساتھ جائینگی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :—

"پھر سن لو۔ وہ مال جو تم خدا کے لئے خرچ کرتے ہو۔ وہ تمہارا ہے۔ وہ مال جو تم خدا کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ وہ تمہارے رشتہ داروں کا ہے۔ تم مرجاؤ گے۔ تو تمہارے رشتہ دار آئینگے اور اس مال پر قبضہ کرکے لے جائیں گے"۔

"پس یاد رکھو! وہ زندگی جو خدا کے لئے خرچ کرتے ہو۔ وہی تمہاری زندگی ہے۔ جو تم اپنے نفس کے لئے خرچ کرتے ہو۔ وہ ضائع چلی گئی"۔ —— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو! یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی۔ کوئی انسان زندہ نہیں رہتا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں پوری کرکے خدا کے پاس جانے والے ہیں"۔

"یہ زندگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔ یہاں کا کھایا پیا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ جو خدا کے رستہ میں خرچ کیا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو"۔

"یاد رکھو! یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ وابستہ کردی ہے جیسا کہ وہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے"۔

"پس جو میری سنے گا۔ وہ جیتے گا۔ جو میری نہیں سنے گا۔ وہ ہارے گا"۔

"جو میرے پیچھے چلے گا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے"۔

"جو میرے راستہ سے الگ ہو جائے گا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جائیں گے"۔

"تحریک جدید بابرکت فنڈ ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے گی۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والوں کو ملتا رہے گا۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغ فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً یقیناً اللہ تعالےٰ ان سب کو قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ یہ اتنے فخر کی بات ہے کہ اگر ہماری جماعت کے احباب اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ تو ان کو ان کی قربانیاں حقیر نظر آنے لگیں"۔ اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا۔ اور اس غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ آؤ۔ اور آؤ۔ خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔

"پس میری بات کے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ یہ میری آواز نہیں۔ میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری بات مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم دنیا میں عزت پاؤ۔ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"۔

اے تحریک جدید کے تبلیغی فنڈ میں حصہ لینے والو! اللہ تعالےٰ کا مصلح موعود خلیفہ اور مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نئے سال کے لئے آواز دے رہا ہے کہ آگے بڑھو اور خدا تعالےٰ کے دین کے لئے مالی قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

انتخاب "سائنس سوسائٹی" ٹی۔ آئی کالج ربوہ

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو سائنس سوسائٹی۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے انتخابات عمل میں آئے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔

عہدہ	نام
وائس پریذیڈنٹ	چوہدری شاد احمد فورتھ ایئر
سیکرٹری	مبارک احمد نذیر تھرڈ ایئر
جوائنٹ سیکرٹری	محمد اسلم شاد گجراتی سیکنڈ ایئر
نمائندہ فورتھ ایئر نمائندہ تھرڈ ایئر	مبارک احمد
نمائندہ سیکنڈ ایئر	مسعود احمد شاد
" فسٹ ایئر	محمد کریم خاں

(جائنٹ سیکرٹری)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

حج بیت اللہ

کی تڑپ ہر مخلص احمدی دوست کے دل میں موجود ہوگی۔ صرف ایک روپیہ سالانہ حج فنڈ دے کر تحریک حج کے رکن بن جائیں۔ عین ممکن ہے کہ آپ کی پاکیزہ آرزو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسی طرح پوری ہو جائے۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دارالقضاء کے اعلان

۱۔ بمقدمہ اپیل امۃ المجیب شمیم صاحبہ فرحت بنام مسٹر انعام اللہ صاحب خط بنام مسٹر انعام اللہ صاحب بھیجا گیا ۲۹/ر نسبت روڈ۔ طارق ٹرانسپورٹ لاہور جس پر باضابطہ تعمیل نہیں ہو سکی۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ مسٹر انعام اللہ صاحب یکم دسمبر ۱۹۵۷ء بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر بورڈ میں تشریف لاکر پیروی کریں۔

۲۔ چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب پسر چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم چک ۹/ر پنیار تحصیل بھلوال نے و پسران چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم نے ایک قطعہ اراضی واقعہ قادیان بدست نواب میاں محمد عبداللہ خاں صاحب ۲۲۰۰/- میں فروخت کیا تھا اس کے بقایا زرثمن کی وصولی کے متعلق ایک نظرثانی بورڈ قضاء میں ۱۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کو سماعت ہو رہی ہے۔ اس فروخت اراضی کے متعلق ورثاء میں سے کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ تاریخ مقررہ پر خود یا بذریعہ باقاعدہ مختار بورڈ قضاء ربوہ میں پیش کر سکتے ہیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مجالس انصار اللہ کیلئے

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی افادیت عیاں ہے۔ مگر اسے زیادہ مفید اور وسیع کرنے کے لئے احباب کے مشورہ کی ضرورت ہے۔ اسلئے تمام دوست جو شرکت فرما چکے ہیں۔ اپنی ایسی تجاویز سے مطلع فرمادیں۔ جن سے سالانہ اجتماع کو زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جا سکے۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

چوہدری محمد طفیل صاحب درویش کی دائیں آنکھ میں موتیا اترنے کی وجہ سے چند روز تک آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالہادی محلہ دارالصدر ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ)

وصیت نمبر ۱۴۷۰۵ میں صدبر خاں ولد فتح خان قوم افغان پیشہ زمینداری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۱۴ء ساکن موضع لوٹی ڈاک خانہ لوٹی ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷-۹-۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ منکہ مسمی صدبر خاں ولد فتح خاں قوم افغان عمر تقریباً اسی سال پیشہ زمینداری ساکن موضع لوٹی تحصیل صوابی ضلع مردان پشاور ڈویژن بقائمی ہوش و حواس روبرو گواہان ذیل بلا جبر و اکراہ مندرجہ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ عبدالحمید کاتب الحروف۔

۱۔ اراضی بارانی واقع ونڈ موسومہ بہ عزگی صحال موضع لوٹی ۸۰ اکنال

۲۔ " " " جبر " " ۱۴۰ "

۳۔ " " " باڈھیری " ۱۸۰ "

۴۔ ایک عدد سکونتی مکان واقع موضع لوٹی تحصیل صوابی اندازاً ۶ "

کل میزان ۴۵ کنال ۶ مرلہ

مندرجہ بالا جائداد غیر منقولہ کی عام بازاری قیمت موجودہ وقت میں درج ذیل ہے

۱۔ ونڈ عزگی ۸۰ اکنال بازاری قیمت یکصد روپیہ فی کنال کل قیمت ۸۰۰۰ روپیہ

۲۔ " جبر ۱۴۰ " " ۸۰ " ۴۴۰

۳۔ " باڈھیری ۱۸۰ " ۵۰ " ۹۰۰

۴۔ ایک عدد آباد مکان ۶ مرلہ جس کی بازاری قیمت ۸۶۰

۵۰۰۰

مندرجہ بالا جائداد میں سے درج ذیل جائداد رہن ہے

۱۔ رقبہ ونڈ جبر ۸۰ اکنال رہن بعوض ۸۰۰/-

۲۔ " عزگی ۱۰ اکنال " " ۲۰۰/-

بعد از منہائی زر رہن مبلغ ایک ہزار روپیہ بقایا کل قیمت بازاری بمتمام جائداد غیر منقولہ کی مبلغ چار ہزار روپیہ بنتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ ربوہ اس کی وصولی کی مجاز ہو گی۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ آمد فصل و نیز ماہوار آمد مبلغ ۱۶/- سولہ روپے جو میرے لڑکے کی طرف سے ملتے ہیں جن کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی ماہ بماہ کروں گا۔ مبلغ چار صد روپے نقد جو کہ مندرجہ بالا کل جائداد مبلغ چار ہزار کے ۱/۱۰ حصہ ہوتے ہیں۔ بذریعہ رسید کوپن نمبر ۱۰۹ مورخہ ۵۷-۸-۳۱ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کر چکا ہوں۔

العبد:۔ صدبر خاں احمدی بقلم خود ۵۷-۸-

گواہ شد:۔ شمس الدین احمد بقلم خود امیر جماعت احمدیہ پشاور۔

گواہ شد:۔ صاحبزادہ عبدالحمید سیکرٹری مال بقلم خود بمقام لوٹی۔ تحصیل صوابی مورخہ ۵۷-۹-۲ ضلع مردان مغربی پاکستان

وصیت نمبر ۱۴۷۰۱ میں محمد اقبال ولد برکت علی قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شیر پور ڈاک خانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ (سابق سندھ) مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت سالانہ آمد مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ (ششماہی میں) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

العبد موصی:۔ محمد اقبال ۸-۱۲ لطیف نگر محمد آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد:۔ نذیر احمد ملتی ۲۰۸/۱۷ حلقہ لطیف نگر فارم محمد آباد۔

گواہ شد:۔ عبدالشکور شاد اکاؤنٹنٹ لطیف نگر فارم ڈاک خانہ محمد آباد اسٹیٹ

وصیت نمبر ۱۴۶۹۳ میں مبارکہ بی بی زوجہ سید محمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاک خانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷-۹-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو کہ ابھی بذمہ خاوند ہے زیور طلائی وزنی چار تولہ (کنگن اور کانٹے) جس کی قیمت مبلغ ۴۵۶/- روپے ہے کل میزان ۹۵۶/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات کوئی جائداد جس قدر بھی ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامتہ:۔ مبارکہ بی بی بقلم خود زوجہ سید محمد شاہ محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

گواہ شد:۔ عطار محمد بقلم خود محلہ اسلام پور مکان نمبر ۶۹ شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ، ضلع لائلپور ۵۷-۹-۲۴

گواہ شد:۔ سید محمد شاہ خاوند موصیہ مذکور ۵۷-۹-۲۴

وصیت نمبر ۱۴۶۹۲ میں شہر بانو زوجہ سید عابد حسین شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۷ء ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاک خانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷-۹-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۶/- روپے جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ ڈنڈیاں جس کی قیمت ۱۱۴/- روپے ہے کل میزان ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر بھی جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامتہ:۔ شہر بانو بقلم خود ۵۷-۹-۲۴

گواہ شد:۔ عطار محمد بقلم خود ٹوبہ ٹیک سنگھ محلہ اسلام پورہ مکان نمبر ۶۹ وارڈ نمبر ۳ ضلع لائلپور۔ ۵۷-۹-۲۴

گواہ شد:۔ سید عابد حسین شاہ خاوند موصیہ ۵۷-۹-۲۴

پھر ذکر ہو کر فاضل مضمون نگار یہ غلط تصور دلانا چاہتے ہیں کہ ایسی غیر قانونی پابندیاں لگانے کا حق انہیں حاصل ہے۔ اور اب جبکہ ایسی غیر قانونی پابندیوں کو توڑنے کا اقدام ہوا ہے۔ تو یہ فساد انگیزی ہے۔ حکومت کی سخت غلطی ہے۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

کرنا چاہتی ہے۔ اور آج تک کی سابقہ تمام ہدایات کو منسوخ کرنے کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی روشنی میں پوری مذہبی آزادی دینے کا اعلان کرتی ہے۔"

(اقدام لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۵۷ء)

فاضل مضمون نگار کا خیال ہے کہ ایسا حکمنامہ اگر کوئی ہے۔ تو یہ غیر ضروری ہی صرف نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ سے شیعوں کو شہ مل گئی۔ اور انہوں نے اپنا حق آزادی منوانے کے لئے جلسے جلوسوں میں خاص طور سے غلو کرنا شروع کر دیا۔ اگر یہ درست بھی ہو تو سوال یہ ہے کہ اگر شیعہ اپنے جلسے جلوسوں میں آئین کے اندر رہیں۔ تو اس سے دوسروں کے حقوق آزادی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟

ایسے حکمنامہ کا اگر کوئی وجود ہے۔ تو ہماری دانست میں اس کی ضرورت اس لئے ہوئی ہو گی۔ کہ ہمارے ملک میں اہل علم کہلانے والوں کا ایک ایسا گروہ موجود ہو گیا ہے جنہوں نے پہلے تو پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ لیکن جب پاکستان سب فرقوں کے اتحاد سے بن چکا۔ تو یہ گروہ دعوے کرنے لگا۔ کہ پاکستان صرف ان کے لئے معرض وجود میں آیا ہے۔ اور اب وہ جو چاہیں یہاں کر سکتے ہیں۔ وہ خدائی فوجدار ہیں۔ جمہوریت ان کے ابرو کے اشارہ کا نام ہے۔ چنانچہ اسی ذہنیت کی وجہ سے ۱۹۵۳ء کے فسادات ہوئے جو مارشل لاء پر منتج ہوئے وہ ڈنڈے کے زور سے تمام ایسے فرقوں کو دبا دینا چاہتے ہیں۔ جو ان سے اختلاف عقائد رکھتے ہیں۔ ان سب کا پہلے وار احمدیوں پر ہوا۔ اگرچہ مخالفت کا حربہ سب کے خلاف برابر چلتا رہا۔ لیکن احمدی چونکہ کمزور تھے۔ اور ان کے خلاف عوام کو اکسانا آسان تھا اس لئے وہی سب سے پہلے شکار ہوئے اسی گروہ نے شیعوں کا ناطقہ بھی بند کرنا چاہا۔ اور غلبہ کے اثر سے اکثر ان کے جلسے جلوسوں پر ایسی خود ساختہ روکیں پیدا کر دیں جو مذہبی آزادی کے حقوق کو پامال کرنے والی ہیں ہو سکتا ہے کہ اسی سے متاثر ہو کر کوئی کامل آزادی کا حکمنامہ جاری ہوا ہو جس میں شیعوں کا خاص طور

یہی وقت دین کی خدمت کا ہے

(بقیہ صفحہ ۵)

تحریک جدید کا بجٹ بھی شوریٰ میں پیش ہوتا ہے ۔ شوریٰ میں ابھی قریب پانچ ماہ کا عرصہ ہے ۔ اس لئے تحریک جدید کے چندے اس وقت تک جمع ہو نا چاہیئے ۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے یورپ میں مساجد بن سکیں ۔ اور اپنے مختلف مشنوں میں مبلغ بڑھا سکیں ۔

احمدیہ جماعت کی یہی فضیلت ہے کہ وہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا چکی ہے تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے فرمان کے مطابق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں اکناف عالم میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا لہرائے ۔ پس اس کے لئے لگاتار اور متواتر مالی قربانیوں اور وقف زندگی کی ضرورت ہے ۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا ہر فرد خواہ مرد ہو ۔ یا عورت یا بچہ اس تحریک میں شامل ہو جائے ۔ جن بچوں کا گزارہ ان کے والدین پر ہے ۔ والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی شامل فرمائیں وعدہ خواہ قلیل رقم کا ہو ربوہ کے حلقہ دارالصدر شرقی جس کے سیکرٹری تحریک جدید شیخ حمید الدین احمد صاحب انور کارکن بیت المال ہیں ۔ انہوں نے اس حلقہ کی فہرست دفتر اول و دوم بڑی محنت اور کوشش سے بنائی ہے ۔ اور وہ اس دفتر میں آکر اپنا ریکارڈ مکمل کرنے کے لئے نوٹ کرتے رہے ہیں ۔

انہوں نے دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدے ۱۴۰۸/۱۴ کے حضور کے پیش کرنے کے لئے دو ہفتہ کے اندر بھجوائے ۔ فہرست کے تیار کرنے میں وہ گھر گھر پہنچے ہیں ۔ اور اپنے محلہ کے کارکنوں کو بھی اپنی فہرست میں درج کیا ہے ۔ یہ بہت اچھا کیا ہے ۔ تا محلہ کی فہرست مکمل ہو جائے ۔ اور معلوم ہوتا رہے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا ۔

ربوہ کے صدر صاحبان اپنے اپنے حلقہ کے مرکزی کارکنوں کو بھی اپنے محلہ میں شامل کرلیں ۔ اور یہ بھی معلوم رہے کہ جس طرح ان کی ذمہ واری مقامی احباب سے وصولی کرنے کی ہے ۔ اسی طرح کارکنوں سے بھی وصول کرکے مرکز میں داخل کرنے کے پورے ذمہ وار ہیں ۔

اس دفتر میں جو وعدے براہ راست ربوہ کے کارکنوں کے آئے ہیں ۔ وہ بھی ان کے محلہ کے حلقہ میں درج کئے جائیں گے ۔

مجلس علمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مباحثہ

ربوہ ــــ مورخہ ۱۴ر نومبر بروز جمعرات مجلس علمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام "ون یونٹ پاکستان کے لئے مفید ہے" کے موضوع پر ایک مباحثہ منعقد ہوا ۔ اس کی صدارت جناب مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے کی ۔ اس مباحثہ میں جمیل الرحمٰن رفیق بی ۔ ایس سی ۔ اول ، سیف اللہ صاحب دوم اور مولوی ضمیر احمد صاحب سوم رہے مکرم ملک مبارک احمد صاحب ، مکرم مولوی مقبول احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب خلیل نے منصفین کے فرائض سرانجام دئے ۔ اس مباحثہ میں دس مقررین نے تقاریر کیں ۔ (سیکرٹری مجلس علمیہ جامعہ احمدیہ)

ہفتہ میں سات دن کام

پشاور ۱۵ر نومبر :۔ ورسک منصوبے کا کام اب اہم مرحلہ میں پہنچ گیا ہے ۔ اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ تمام عملہ آئندہ ہفتہ میں پورے سات دن کام کرے گا ۔ انہیں فالتو کام کے لئے مناسب معاوضہ دیا جائے گا ۔ اس فیصلے سے "قریباً" سات ہزار مزدور متاثر ہوں گے ۔

جلسہ سالانہ ۵۷ء کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس سال بھی جلسہ سالانہ ۵۷ء کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا ۔ جو اہم دینی مضامین پر مشتمل ہو گا ۔

علمائے سلسلہ اور مضمون نگار احباب سے استدعا ہے ۔ کہ وہ براہ کرم اولین فرصت میں مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں ۔ مشتہرین حضرات بھی جلد سے جلد اشتہارات کے لئے جگہ محفوظ کرا لیں ۔

ریاست سے غیر ملکی فوجیں ہٹانے اور شیخ عبد اللہ کو رہا کرنے کا مطالبہ

مقبوضہ کشمیر کی چار سیاسی جماعتوں کی طرف سے پوسٹروں کی تقسیم

سرینگر ۱۵ر نومبر ۔ مقبوضہ کشمیر کی چار سیاسی جماعتوں محاذ رائے شماری ۔ پولیٹیکل کانفرنس کشمیر ڈیموکریٹک ۔ یونین اور کسان مزدور کانفرنس نے مقبوضہ علاقے میں وسیع پیمانے پر پوسٹر تقسیم کئے ہیں ۔ جن میں بخشی حکومت سے غیر ملکی فوجیں ہٹانے اور شیخ عبد اللہ کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔

ان پوسٹروں میں حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ ان تمام سیاسی لیڈروں کو جنہیں مقدمہ چلائے بغیر جیلوں میں ڈال دیا گیا ہے فوراً رہا کیا جائے یا پھر ان کے خلاف باقاعدہ مقدمے چلائے جائیں ۔ تمام جلاوطن لیڈروں کو گھر واپس آنے کی اجازت دی جائے ۔ اور شہری آزادیاں بحال کی جائیں ۔

پوسٹروں میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ حکومت کے ان مظالم کے خلاف مظاہرے اور ہڑتالیں کریں اور احتجاجی جلوس نکالیں تاکہ ریاست میں شہری آزادی بحال ہو سکے ۔

شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم

مؤرخہ ۲۷/۱۰ بعد نماز عشاء زیر صدارت سردار عبد القادر خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شادن لنڈ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا ۔ عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات بیان کیں اور بعدہٗ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخاں

تمام مجالس انصار اللہ ۲۹ر نومبر کو یوم تحریک جدید منائیں

حضرت نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی طرف سے سالانہ اجتماع

میں اور پھر اخبار میں بھی اعلان ہو چکا ہے کہ تمام مجالس ۲۹ر نومبر بروز جمعہ تحریک جدید کا دن منائیں ۔ حتی الامکان تمام جگہوں پر اس دن خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے وعدوں کے لئے پوری توجہ دلائی جائے ۔ اور بعد ازاں بھی انفرادی اور اجتماعی طور پر انصار اللہ تمام احباب سے وعدہ جات حاصل کرنے کی جدوجہد کریں ۔ جو دوست وعدہ کر چکے ہیں ان کے علاوہ کوئی دوست ایسے نہ رہیں ۔ جو اس کار خیر میں شریک نہ ہوں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴